سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى

پاک ہے وہ (اللہ) جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک لے گیا

الاسراء والمعراج

طوبیٰ ناز

فہرست

سفری نقشہ
واقعہ معراج کا سال،مکہ کے حالات
واقعہ اسراء کی تفصیل
ابتدا
شق صدر
مشروب،راستے کی سیر ، مسجد الاقصی
مسجد الاقصی کی فضیلت و اہمیت
واقعہ معراج
انبیاء سے ملاقات کا احوال
کسی انبیاء سے ملاقات کی تفصیل
فرشتوں سے ملاقات
کسی فرشتے سے ملاقات کی تفصیل
صحابہ کو دیکھنا
کسی ایک کی تفصیل
بیت المعمور
سدرہ المنتہی
جنت و دوزخ کا مشاہدہ
احادیث مبارکہ سے جنت و دوزخ کی چند تفصیل
اللہ کے تحائف
نبی کی واپسی اور مشرکین مکہ
واقعہ معراج کی دلیل احادیث مبارکہ سے ثابت
آیت نمبر 1 کا باقی سورہ سے باہمی ربط
واقعہ معراج کا مقصد
چند سوالات
حوالہ لیکچر یا سیرہ بک

Tales planet BY TUBA NAZ
www.talesplanet.com

الاسراء والمعراج

سفری نقشہ

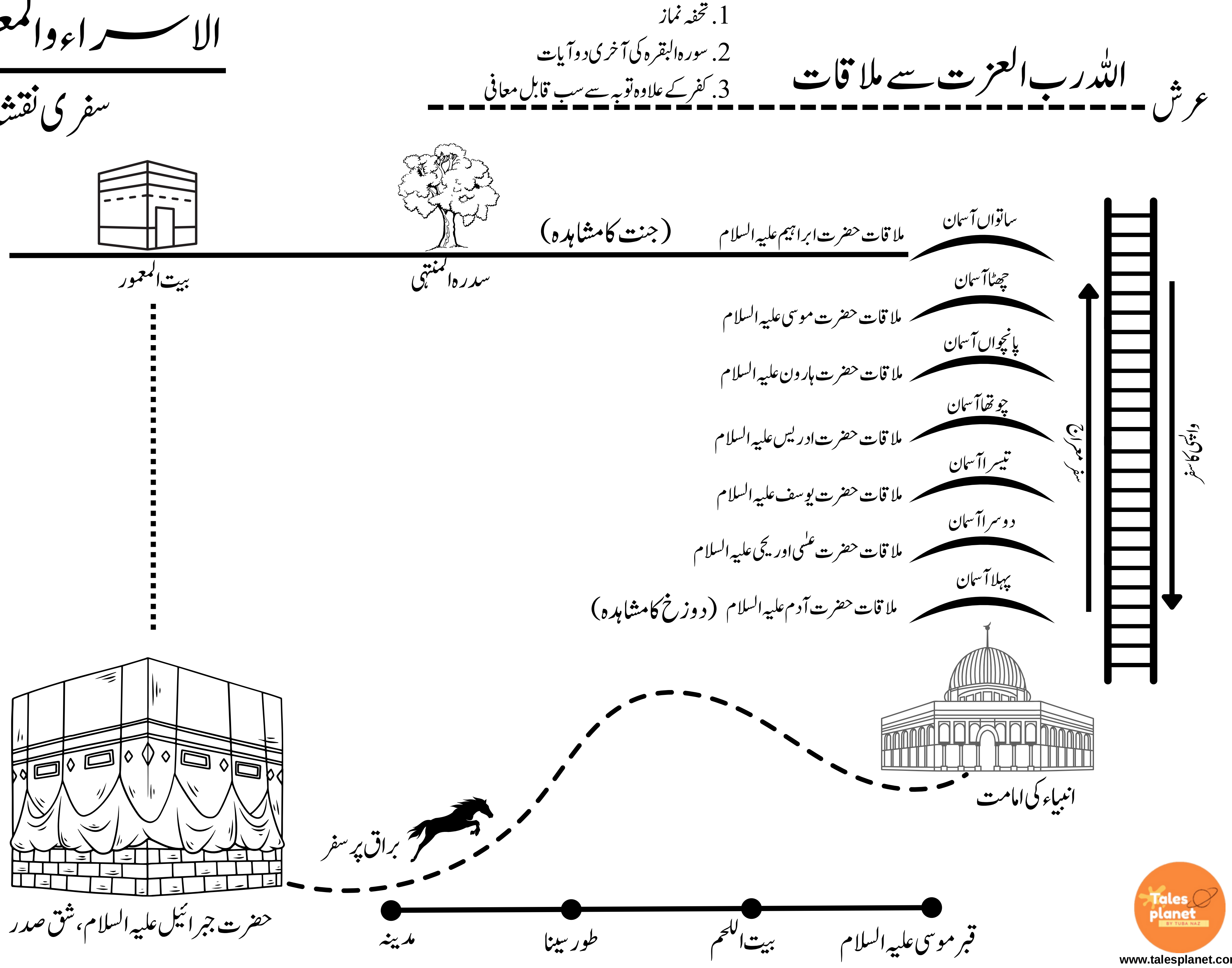

Tales planet BY TUBA NAZ
www.talesplanet.com

واقعہ معراج کا سال اور مکہ کے حالات

واقعہ معراج ایک غیر معمولی معجزہ تھا جس میں نبی کریم ﷺ کو مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ اور وہاں سے آسمانوں کی سیر کرائی گئی۔ اس واقعے نے نبی کریمؐ کی روحانی عظمت کو اجاگر کیا اور آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی خصوصی قربت عطا ہوئی۔

واقعہ معراج ہجرت سے ایک یا ڈیڑھ سال قبل پیش آیا۔ یہ وہ وقت تھا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں شدید مخالفت، اذیتوں اور پریشانیوں کا سامنا تھا۔ آپؐ کے چچا ابو طالب اور اہلیہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہو چکا تھا، جو آپؐ کے سب سے بڑے حمایتی اور غم گسار تھے۔ اس سال کو "عام الحزن" یعنی غم کا سال کہا جاتا ہے۔

قریش کے سردار آپؐ کی دعوتِ توحید سے سخت نالاں تھے اور ہر ممکن طریقے سے آپؐ کو روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔ طائف کا سفر بھی اسی زمانے میں ہوا جہاں اہلِ طائف نے نبی کریمؐ کا مذاق اڑایا اور پتھر مار کر زخمی کیا۔ ایسے کٹھن حالات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبیؐ کو آسمانوں کی سیر کرائی تاکہ آپؐ کے دل کو تسلی اور تقویت دی جا سکے۔

واقعہ اسراء کی تفصیل

واقعہ اسراء وہ عظیم واقعہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہی رات میں مسجدِ حرام (مکہ) سے مسجدِ اقصیٰ (بیت المقدس) تک سیر کروائی۔ اس سفر کو "اسراء" کہا جاتا ہے۔ یہ واقعہ سورۃ بنی اسرائیل (جسے سورہ الاسراء بھی کہا جاتا ہے) کی پہلی آیت میں بیان ہوا ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى

پاک ہے وہ (اللہ) جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک لے گیا

ابتدا:

یہ سفر مکہ مکرمہ میں، خانہ کعبہ کے قریب، حضرت ام ہانیؓ کے گھر سے شروع ہوا جو ان کی چچازاد بہن تھیں۔ رات کا وقت تھا، نبی کریم ﷺ آرام فرما رہے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور سفرِ اسراء کا آغاز ہوا۔

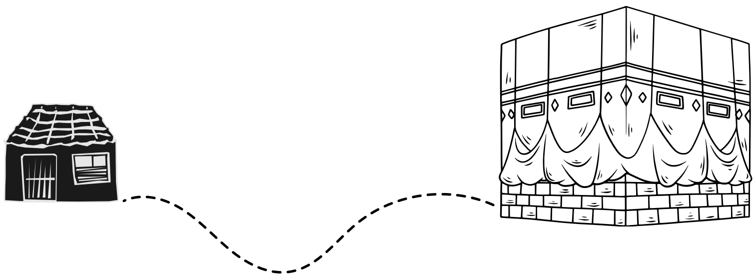

شق صدر:

حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حرم شریف لے گئے، جہاں آپ ﷺ کا سینہ چاک (شق صدر) کیا گیا۔ آپ ﷺ کا دل نکالا گیا اور زمزم کے پانی سے دھویا گیا۔ پھر ایک سونے کی طشتری لائی گئی جس میں حکمت اور ایمان موجود تھا، وہ دل میں رکھ دیا گیا اور سینہ بند کر دیا گیا۔ یہ روحانی طور پر سفرِ اسراء و معراج کے لیے تیاری کا مرحلہ تھا۔

مشروب:

سفر کے آغاز میں نبی کریمؐ کے سامنے دو پیالے پیش کیے گئے: ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی۔ آپؐ نے دودھ کو پسند فرمایا۔ حضرت جبرائیلؑ نے فرمایا: "آپ نے فطرت کو اختیار کیا۔"

براق:

اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام ایک سفید رنگ کا خاص جانور جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا، براق کو لے کر آئے۔ اس کی رفتار اتنی تیز تھی کہ وہ ہر قدم وہاں رکھتا جہاں نگاہ پڑتی۔ نبی کریم ﷺ براق پر سوار ہوئے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ رات کے سناٹے میں مکہ مکرمہ سے بیت المقدس کی طرف روانہ ہوئے۔

مدینہ:

پہلا قیام مدینہ منورہ میں ہوا، جسے اس وقت یثرب کہا جاتا تھا۔ یہ وہی شہر ہے جہاں بعد میں نبی کریم ﷺ نے ہجرت فرمائی۔ یہاں آپ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

طور سینا:

دوسرا قیام طور سینا میں ہوا، جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ یہاں بھی آپ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

بیت اللحم:

تیسرا قیام بیت اللحم میں ہوا، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش ہے۔ یہاں بھی نبی کریم ﷺ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر

چوتھا قیام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر ہوا، جو بیت المقدس کے قریب واقع ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "میں نے موسیٰ کو ان کی قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔"

مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)

جب نبی کریم ﷺ مسجد اقصیٰ پہنچے تو وہاں تمام انبیاء کرام کی ارواح جمع تھیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کو اللہ کے حکم کے مطابق نماز کی امامت کروانے کے لئے کہا۔ اس امامت کی بے حد گہری علامتی اہمیت ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت تمام سابقہ انبیاء کی نبوت کا تسلسل اور تکمیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر نبی آخر الزمان ﷺ کو تمام انبیاء کی قیادت عطا فرما کر اُن کے مرتبے، مقامِ ختمِ نبوت، اور قیامت تک کے لیے تمام عالم کی قیادت عطا کی۔ یہ امامت اس بات کی دلیل بھی ہے کہ دینِ اسلام ہی اللہ کی طرف سے بھیجا گیا آخری اور مکمل دین ہے، اور نبی کریم ﷺ ہی قیامت تک کے لیے اللہ کے بھیجے گئے آخری رسول ہیں۔

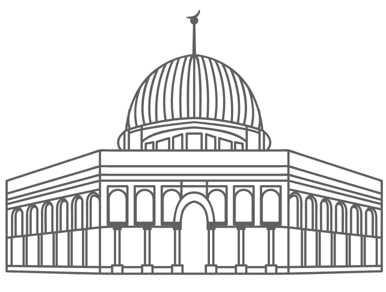

آپ ﷺ نے انبیاء کی امامت کرائی

مسجد اقصیٰ کی اہمیت اور فضیلت

مسجد اقصیٰ اسلام کی تین مقدس ترین مساجد میں شامل ہے، جن کی طرف سفر کرنا ثواب کا باعث ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"تین مساجد کے سوا کسی اور مسجد کے لیے سفر نہ کیا جائے:
مسجد الحرام، میری مسجد (مدینہ)، اور مسجد اقصیٰ۔"
(صحیح بخاری-1995)

مسجد اقصیٰ نہ صرف ماضی کی عظمت کی علامت ہے بلکہ آج بھی امت مسلمہ کے قلب و روح سے جڑی ہوئی ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں سے نبی کریم ﷺ کو معراج کے لیے آسمانوں کی طرف اٹھایا گیا، اور اسی مقام پر انبیاء کرام کی نماز میں قیادت فرما کر آپ ﷺ کو نبیوں کے امام ہونے کا مقام عطا ہوا۔ یہ وہی مسجد ہے جو قبلۂ اول بھی رہی، یعنی مسلمان ابتدا میں اسی کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے تھے۔
قرآن مجید میں سورۃ بنی اسرائیل کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کا ذکر "اَلْمَسْجِدِ الْاَقْصَی" کے نام سے فرمایا، اور اسے برکت والا قرار دیا۔ اس مسجد کا رشتہ تمام انبیاء سے جُڑا ہوا ہے، خصوصاً حضرت ابراہیمؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت عیسیٰؑ اور دیگر انبیائے بنی اسرائیل سے۔

مسجد اقصیٰ کا تقدس صرف تاریخی نہیں بلکہ عقیدے سے وابستہ ہے، اور اس کی حرمت کا دفاع امت پر فرض ہے۔ آج بھی یہ مسجد مسلمانوں کے روحانی ورثے، اور قبلۂ اول کے احترام کی علامت ہے۔

واقعہ معراج کا آغاز

مسجد اقصیٰ میں تمام انبیاء کی امامت کے بعد، نبی کریم ﷺ کا سفرِ معراج یعنی آسمانوں کی طرف روحانی وجسمانی عروج کا مرحلہ شروع ہوا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے ہمراہ تھے۔

ایک خاص سیڑھی یا معراج کے ذریعے نبی کریم ﷺ کو آسمانِ دنیا کی طرف اٹھایا گیا۔ یہ سفر عام انسانی فہم سے ماورا تھا، جو لمحوں میں طے ہوا اور جس میں نبی کریم ﷺ نے آسمانوں کی وسعتوں، جنت و دوزخ کے مناظر اور مختلف انبیائے کرام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

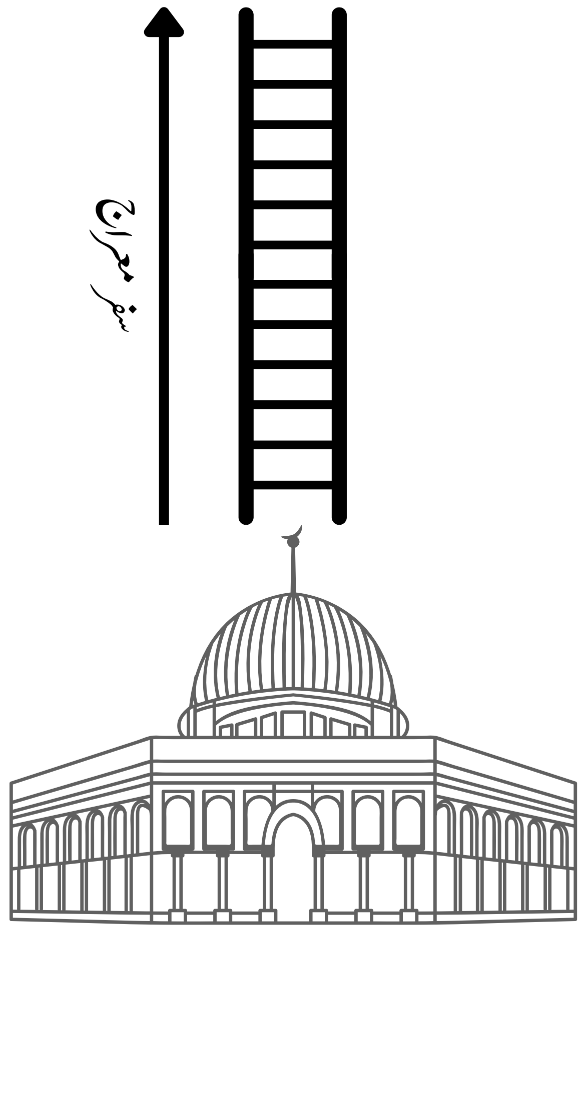

انبیاء سے ملاقات کا احوال

پہلا آسمان:

نبی کریم ﷺ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام پہلے آسمان پر پہنچے۔ وہاں حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ آپ ﷺ کو خوش آمدید کہا، اقرار نبوت کیا اور اپنی اولاد میں سے نیک لوگوں کی دعا دی۔

دوسرا آسمان:

یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ دونوں انبیاء نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا اور اقرار نبوت کیا۔

تیسرا آسمان:

نبی کریم ﷺ کی ملاقات حضرت یوسف علیہ السلام سے ہوئی۔ اللہ نے ان کو بے پناہ حسن سے نوازا تھا۔ انہوں نے مرحبا کہا اور اقرار نبوت کیا۔

چوتھا آسمان:

اس آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مرحبا کہا اور اقرار نبوت کیا۔

پانچواں آسمان:

یہاں حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے اور بنی اسرائیل کے نبی۔ انہوں نے مرحبا کہا اور اقرار نبوت کیا۔

چھٹا آسمان:
نبی کریم ﷺ کی ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی امت کے لیے فکر ظاہر کی، خاص طور پر نمازوں کی تعداد کے بارے میں (جو آگے ذکر ہوگا)۔

ساتواں آسمان:
یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ وہ بیت المعمور کے پاس تھے جو فرشتوں کا کعبہ ہے، جہاں روزانہ 70,000 فرشتے عبادت کرتے ہیں اور پھر دوبارہ واپس نہیں آتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات (چھٹے آسمان پر)

جب نبی کریم ﷺ چھٹے آسمان پر پہنچے تو وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت موسیٰ؈ نے نبی کریم ﷺ کو خوش آمدید کہا اور فرمایا: "خوش آمدید، نیک بھائی اور نیک نبی!"

اس کے بعد نبی کریم ﷺ کا اللہ تعالیٰ سے براہِ راست ملاقات کا شرف حاصل ہوا، جس میں امت محمدی پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں۔ نبی ﷺ واپس آسمانوں سے گزر کر واپس آرہے تھے کہ حضرت موسیٰ؈ نے پوچھا: "اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟"
نبی ﷺ نے فرمایا: "پچاس نمازیں۔"

حضرت موسیٰ؈ نے فرمایا: "آپ کی امت اس بوجھ کو نہیں اٹھا سکے گی۔ میں بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں۔ واپس جائیے اور کمی کروائیے۔"

نبی کریم ﷺ بار بار واپس جاتے رہے، حتیٰ کہ نمازوں کی تعداد پانچ رہ گئی۔ موسیٰ علیہ السلام نے پھر مشورہ دیا کہ یہ بھی زیادہ ہیں، لیکن نبی ﷺ نے فرمایا: "اب مجھے شرم آتی ہے، میں مزید کمی نہیں چاہتا۔"

فرشتوں سے ملاقات

واقعہ معراج کے دوران نبی کریم ﷺ کی ملاقات نہ صرف انبیاء کرام سے ہوئی بلکہ فرشتوں سے بھی ہوئی جن کی خدمت، عبادات اور اللہ سے قربت کے مناظر نبی کریم ﷺ نے دیکھے۔

1. حضرت جبرائیل علیہ السلام:
پورے سفرِ معراج میں حضرت جبرائیلؑ نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہے، مگر ایک مقام پر، سدرۃ المنتہیٰ کے بعد، رک گئے۔

2. نگران فرشتے:
نبی ﷺ جب حضرت جبرائیلؑ کے ساتھ آسمانوں کی طرف روانہ ہوئے تو ہر آسمان کے دروازے پر رک کر جبرائیلؑ نے دستک دیتے۔ وہاں کے نگران فرشتے پہلے آنے والوں کے بارے میں تصدیق کرتے، پھر دروازہ کھول کر ان کا استقبال کرتے۔

3. فرشتوں کی قطاریں:
نبی کریم ﷺ نے ایسے فرشتے بھی دیکھے جو سجدے میں تھے، کچھ قیام میں، کچھ رکوع میں تھے۔ ان میں سے کوئی بھی اپنی حالتِ عبادت سے قیامت تک نہ اٹھے گا۔

4. بیت المعمور پر فرشتوں کا حجوم:
ساتویں آسمان پر نبی ﷺ نے بیت المعمور کو دیکھا، جہاں روزانہ ستر ہزار فرشتے عبادت کرتے ہیں، اور جو ایک بار آتا ہے وہ دوبارہ نہیں آتا۔

نگران فرشتوں سے ملاقات

نبی ﷺ جب حضرت جبرائیلؑ کے ساتھ آسمانوں کی طرف روانہ ہوئے تو ہر آسمان کے دروازے پر رک کر جبرائیلؑ نے دستک دی۔ وہاں کے نگران فرشتے نے پوچھا: "کون ہے؟"

جبرائیلؑ نے جواب دیا: "میں جبرائیل ہوں۔"

پھر ان سے پوچھا گیا: "آپ کے ساتھ کون ہے؟"

انہوں نے فرمایا: "محمد ﷺ ہیں۔"

فرشتے سوال کرتے: "کیا انہیں بلایا گیا ہے؟"

جبرائیلؑ جواب دیتے: "جی ہاں۔"

تب ہر آسمان کا دروازہ کھول دیا جاتا، اور فرشتے نبی کریم ﷺ کا پُرتپاک استقبال کرتے، خوشی کا اظہار کرتے اور سلام پیش کرتے۔

صحابہ کرامؓ کو دیکھنا

واقعہ معراج کے دوران نبی کریم ﷺ کو صرف حضرت بلالؓ ہی نہیں، بلکہ بعض دیگر صحابہ کرامؓ کے مناظر بھی دکھائے گئے، جو ان کے عظیم مرتبے اور جنت میں ان کے مقام کو ظاہر کرتے ہیں۔

1. حضرت عمرؓ کے محل کا ذکر:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
"میں جنت میں داخل ہوا تو ایک محل دیکھا، میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ تو بتایا گیا کہ یہ عمر بن الخطابؓ کا ہے۔"
(صحیح بخاری، 3241)

2. حضرت بلالؓ:

حضرت بلالؓ کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
"میں نے جنت میں اپنے آگے بلالؓ کے قدموں کی آہٹ سنی۔" (صحیح بخاری)

حضرت عمرؓ کا جنت میں محل

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
"میں جنت میں داخل ہوا تو ایک خوبصورت محل دیکھا۔ میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ تو مجھے بتایا گیا:
یہ عمر بن خطابؓ کا محل ہے۔"
(صحیح بخاری: 3241، صحیح مسلم: 2394)

آپ ﷺ فرماتے ہیں:
"میں اس محل میں داخل ہونا چاہا، لیکن مجھے عمرؓ کی غیرت یاد آگئی، اس لیے میں رُک گیا۔"

جب نبی کریم ﷺ نے یہ بات حضرت عمرؓ کو سنائی تو حضرت عمرؓ کی آنکھوں میں عاجزی اور محبت جھلکنے لگی، اور انہوں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! کیا میں آپ سے غیرت کروں گا؟"

حضرت عمرؓ کو دنیا ہی میں جنت کی بشارت دی گئی تھی، اور معراج کے سفر میں نبی کریم ﷺ کا ان کا محل دیکھنا، اس بشارت کا ایک عملی مظاہرہ تھا۔

سدرۃ المنتہیٰ

ساتویں آسمان کے بعد نبی کریم ﷺ کو ایک عظیم الشان مقام پر لے جایا گیا جسے سدرۃ المنتہیٰ کہا جاتا ہے۔ یہ وہ حد ہے جہاں تمام مخلوق کی رسائی ختم ہو جاتی ہے، حتیٰ کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بھی کہا کہ وہ اس مقام سے آگے نہیں جا سکتے۔ نبی کریم ﷺ نے وہاں اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کو دیکھا۔ اس مقام کی عظمت اور روحانی کیفیت الفاظ میں بیان نہیں کی جا سکتی۔

بیت المعمور

یہ آسمانوں کا "کعبہ" ہے جو سدرۃ المنتہیٰ کے قریب واقع ہے۔ روزانہ 70,000 نئے فرشتے اس میں داخل ہوتے ہیں اور وہ دوبارہ اس میں لوٹ کر نہیں آتے۔ نبی کریم ﷺ نے اس مقام کو بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیت المعمور کے پاس دیکھا گیا، جو اس سے ٹیک لگا کر بیٹھے تھے۔

جنت و دوزخ کے مناظر

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو جنت اور دوزخ کے مناظر بھی دکھائے۔ جنت کے حسین مناظر، نعمتیں، اور اہلِ جنت کی خوشیاں دیکھیں۔ اسی طرح جہنم کی ہولناکیاں، عذاب کے مناظر اور نافرمانوں کی سزائیں بھی دکھائی گئیں تاکہ امت کو خبردار کیا جا سکے۔

جنت ودوزخ کا مشاہدہ

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو جنت اور دوزخ کے مناظر بھی دکھائے۔ جنت کے حسین مناظر، نعمتیں، اور اہلِ جنت کی خوشیاں دیکھیں۔ اسی طرح جہنم کی ہولناکیاں، عذاب کے مناظر اور نافرمانوں کی سزائیں بھی دکھائی گئیں تاکہ امت کو خبردار کیا جاسکے۔

احادیث مبارکہ سے جنت کی چند تفصیل

1. جنت کے دروازے اور خوشبو:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"میں نے جنت دیکھی، اس کی نعمتیں اور خوشبو ایسی تھیں کہ بیان سے باہر ہیں۔"

(صحیح مسلم)

2. اہلِ جنت کی نعمتیں:

آپ ﷺ نے فرمایا:

"جنت میں جو کچھ ہے، نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، اور نہ کسی دل نے اس کا تصور کیا۔"

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

3. جنت کے محلات:

ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جنت میں ایسے محلات دیکھے جو موتیوں، سونے اور چاندی سے بنے ہوئے تھے، اور وہاں کے باغات میں نہریں بہہ رہی تھیں۔

دوزخ کے مناظر (احادیث کی روشنی میں)

دوسری جانب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دوزخ کے کچھ مناظر بھی دکھائے تاکہ امت کو گناہوں کے انجام سے خبردار کیا جا سکے۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ کچھ لوگ اپنے چہروں اور سینوں کو ناخنوں سے چھیل رہے تھے۔ جب آپ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: "یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبت کیا کرتے تھے اور ان کی عزتوں کو پامال کرتے تھے۔"
(سنن ابی داؤد، حدیث: 4878)

اسی طرح آپ ﷺ نے دیکھا کہ ایک عورت آگ کی بھٹی میں لٹکی ہوئی ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: "یہ وہ عورتیں ہیں جو زنا کرتی تھیں اور اپنے بچوں کو قتل کر دیتی تھیں۔"
(تفسیر ابن کثیر، واقعہ معراج کے تحت)

ایک اور مقام پر آپ ﷺ نے ایسے لوگوں کو دیکھا جو نہر میں تیر رہے تھے اور ان کے منہ میں پتھر ڈالے جا رہے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: "یہ سود خور لوگ ہیں جو دنیا میں حرام مال کھاتے تھے۔"
(صحیح بخاری، حدیث: 2786)

ان سب مناظر کا مقصد امت محمدیہ کو یہ سبق دینا تھا کہ ہر عمل کا انجام ہے۔ نیک عمل جنت کا سبب بنتے ہیں اور گناہ دوزخ کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہی معراج کا ایک اہم پیغام ہے کہ ہم اپنے اعمال کا محاسبہ کریں اور اللہ کی رضا کے لیے نیکی کا راستہ اختیار کریں۔

اللہ کے تحائف

معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو تین عظیم تحفے عطا فرمائے، جنہیں امتِ مسلمہ کے لیے بہت بڑا انعام اور فضل قرار دیا جاتا ہے۔

1. پانچ وقت کی نماز:
اللہ تعالیٰ نے اس مبارک سفر میں نبی کریم ﷺ کو جو سب سے پہلا اور عظیم تحفہ عطا فرمایا وہ نماز ہے۔ ابتدا میں پچاس نمازیں فرض ہوئیں، لیکن نبی کریم ﷺ کی بار بار کی درخواست اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشورے پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے نمازوں کی تعداد پانچ کر دی، مگر ثواب پچاس نمازوں کے برابر ہی رکھا۔ یہ نمازیں دراصل مومن کے لیے روزانہ کی معراج ہیں اور اللہ سے تعلق مضبوط کرنے کا ذریعہ ہیں۔

2. سورہ البقرہ کی آخری آیات:
معراج کی رات نبی کریم ﷺ کو سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات عطا کی گئیں۔
ان آیات میں ایمان، اطاعت، اللہ کی مغفرت، اور دعا کا حسین امتزاج ہے۔ ان آیات کو امت کے لیے تحفظ، رحمت، اور اللہ کی رضا کا ذریعہ قرار دیا گیا۔ حدیث کے مطابق جو شخص یہ آیات رات کو سونے سے پہلے پڑھے، وہ اس کے لیے کافی ہوں گی۔

3. امت کے گناہوں کی معافی:
تیسرا عظیم تحفہ یہ دیا گیا کہ جو مسلمان شرک کے بغیر اللہ کی طرف رجوع کرے، اس سے اس کے چھوٹے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ جو نیکی کرے گا، اس کا بدلہ بڑھا کر دیا جائے گا، اور جو برائی کرے گا، اسے اس کے برابر ہی بدلہ دیا جائے گا——اور اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ معاف فرما دے گا۔ یہ امتِ محمدیہ ﷺ کے لیے خصوصی مغفرت اور رحمت کا وعدہ ہے۔

نبی ﷺ کی واپسی اور مشرکین مکہ

جب نبی کریم ﷺ واقعہ معراج کے بعد واپس تشریف لائے تو صبح سب سے پہلے آپ ﷺ نے ام ہانی کو یہ بات بتائی۔ وہ بہت حیران ہوئیں اور عرض کیا: "یا رسول اللہ! یہ بات آپ کسی کو نہ بتائیں، لوگ آپ کا مذاق اڑائیں گے۔" مگر نبی کریم ﷺ حرم کی جانب روانہ ہو گئے اور وہاں ابو جہل سے ملاقات ہوئی۔ ابو جہل نے مذاق کے انداز میں پوچھا: "کچھ خاص بات پیش آئی ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "آج رات میں بیت المقدس گیا تھا۔" ابو جہل نے بظاہر تعجب اور دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: "اگر میں سب لوگوں کو جمع کروں تو بھی یہی بات کہو گے؟" نبی ﷺ نے فرمایا: "جی ہاں۔" چنانچہ ابو جہل نے لوگوں کو حرم میں جمع کر لیا۔ وہاں نبی کریم ﷺ نے تفصیل سے سفرِ اسراء و معراج کا ذکر فرمایا۔ مشرکین نے اس بات کو سن کر قہقہے لگائے اور اسے محض ایک کہانی سمجھا، جہاں اہلِ ایمان کے دلوں میں مزید یقین پیدا ہوا، وہاں کچھ مسلمانوں کے دلوں میں شک و شباہت بھی ابھرے۔

جب مشرکین مکہ نے مزید مذاق اور انکار کے ساتھ کہا: "اگر آپ واقعی بیت المقدس گئے تھے تو اس کی تفصیل بتائیں، ہم نے وہاں کے سفر کیے ہیں!" اس وقت نبی کریم ﷺ مسجدِ اقصیٰ کی ظاہری شکل و صورت کو یاد کرنے لگے، مگر کچھ تفصیلات ذہن سے اوجھل تھیں۔ اتنے میں اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر مسجد اقصیٰ کا پورا منظر نبی کریم ﷺ کے سامنے کر دیا، جیسے وہ اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں۔ آپ ﷺ نے بیٹھے بیٹھے مسجد کے دروازے، کھڑکیاں، ستون اور راستے گن گن کر بتائے، حتیٰ کہ مشرکین حیران و پریشان ہو گئے۔

اس کے علاوہ نبی ﷺ نے راستے میں آنے والے قافلوں کی خبریں بھی دیں، ان کی نشانیوں اور وقتِ آمد کا ذکر کیا، جو بعد میں بالکل درست ثابت ہوا۔ مگر ان تمام واضح نشانیوں کے باوجود مشرکین نے انکار ہی کیا۔

کسی نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ بات سنانے کا ارادہ کیا، تاکہ وہ بھی شاید انکار کریں۔ جب حضرت ابو بکرؓ کے پاس آ کر کہا گیا: "کیا تم نے سنا کہ تمہارا دوست کہتا ہے کہ وہ ایک ہی رات میں بیت المقدس گیا، وہاں نماز ادا کی، اور آسمانوں تک گیا؟" حضرت ابو بکرؓ نے فوراً پوچھا: "کیا یہ بات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمائی ہے؟" جواب دیا گیا: "ہاں۔" تو حضرت ابو بکرؓ نے بلا جھجھک فرمایا: "اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے، تو پھر وہ بالکل سچ ہے۔ میں تو آسمان کی خبریں (وحی) مانتا ہوں، یہ بات تو اس سے کہیں بڑی نہیں۔"

اسی موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں "صدیق" کا لقب عطا فرمایا۔ حضرت ابو بکرؓ کا یہ ایمان، ثابت قدمی اور سچائی پر یقین رہتی دنیا تک مسلمانوں کے لیے مثال بن گیا۔

واقعہ معراج کی دلیل احادیث مبارکہ سے ثابت

واقعہ معراج کی تفصیل کئی صحیح احادیث سے ثابت ہے اور یہ واقعہ قرآن و حدیث دونوں میں موجود ہے۔ یہاں اس کی تفصیل احادیث کی روشنی میں پیش کی جارہی ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "میرے پاس براق لایا گیا، جو ایک سفید رنگ کا، خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا جانور تھا، وہ ایک قدم وہاں رکھتا تھا جہاں اس کی نظر کی انتہا ہوتی۔ میں اس پر سوار ہو کر بیت المقدس پہنچا۔ وہاں میں نے انبیاء کرام کو نماز پڑھائی، پھر مجھے آسمانوں کی طرف لے جایا گیا۔۔۔"
(صحیح بخاری، 7517)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جبریل علیہ السلام مجھے لے کر آسمانِ دنیا پر چڑھے، وہاں آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ پھر دوسرے آسمان پر عیسیٰ و یحییٰ علیہما السلام، تیسرے پر یوسف علیہ السلام، چوتھے پر ادریس علیہ السلام، پانچویں پر ہارون علیہ السلام، چھٹے پر موسیٰ علیہ السلام، اور ساتویں پر ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا۔۔۔"
(صحیح مسلم، 162)

نبی ﷺ فرماتے ہیں:
"اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ جب میں واپس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ کی امت ان پر عمل نہیں کر سکے گی۔ پھر میں نے اللہ سے تخفیف کی درخواست کی، اور بار بار یہی ہوا، یہاں تک کہ پانچ نمازیں رہ گئیں، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ پانچ ہیں مگر اجر پچاس کا ہی دیا جائے گا۔"
(صحیح مسلم، حدیث: 163)

آیت نمبر 1 کا باقی سورہ سے باہمی ربط

سورہ بنی اسرائیل کا آغاز اللہ تعالیٰ کے اُس عظیم معجزے سے ہوتا ہے جسے "واقعۂ اسراء" کہا جاتا ہے۔ اس میں اللہ رب العزت فرما رہے ہیں کہ ہم محمد ﷺ کو راتوں رات مکہ کی مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئے، جو کہ ایک لمبے فاصلے پر واقع تھی۔

لیکن تدبر کا سوال یہ ہے کہ واقعہ معراج کی ابتدا مسجد الحرام سے ہوئی، لیکن پہلے نبی کریم ﷺ کو مسجد اقصیٰ کیوں لے جایا گیا؟ کیا معراج براہِ راست مسجد الحرام سے آسمانوں کی طرف نہیں ہوسکتی تھی؟ کیا انبیاء کی امامت آپ ﷺ مسجد الحرام میں نہیں کر سکتے تھے؟ یا یہ کام آسمانوں پر نہیں ہو سکتا تھا جہاں آپ ﷺ نے انبیاء سے ملاقات کرنی ہی تھی؟

جس پاک رب نے یہ سفر اسرا کا معجزہ کیا، یقیناً اس کے لئے یہ کچھ مشکل نہیں تھا۔ اور یہیں سے اس آیت کا ربط آیت نمبر 2 (جس میں فوراً بنی اسرائیل اور ان کی نافرمانیوں کا ذکر ہے) اور اس کے بعد باقی سورہ کے ساتھ ملتا ہے۔

واقعہ اسراء کا اہم مقصد محمد ﷺ کو امام انبیاء بنانا تھا۔ انبیاء کی امامت آپ ﷺ سے مسجد الحرام میں بھی اللہ تعالیٰ کروا سکتے تھے، یہ کام آسمانوں پر بھی ہو سکتا تھا جہاں آپ ﷺ نے انبیاء سے ملاقات کرنی ہی تھی لیکن محمد ﷺ کو سفر اسرا کروانے کی اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت بہت گہری ہے۔

اللہ رب العزت نے محمد ﷺ کو اس مقصد کے لئے مسجد اقصیٰ کی سر زمین تک پہنچا کر یہ کام وہاں انجام دلوایا، یہ صرف دلیل نہ بلکہ اعلان ہے کہ بنی اسرائیل، جو کہ ہمیشہ سے مسجد اقصیٰ کی سر زمین کو اپنی وراثت سمجھتے رہے ہیں، ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے ان سے چھین لی گئی ہے اور اب نبی کریم ﷺ اور ان کی امت کو قیامت تک کے لیے اللہ نے دین اسلام کی قیادت سونپ دی ہے۔

واقعہ معراج کا مقصد

معراج کا مقصد صرف نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے دیدار سے سرفراز کرنا نہ تھا بلکہ اس کے کئی عظیم مقاصد تھے:

1. معراج کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور نبی کریم ﷺ کے مقام و مرتبے کو ظاہر کیا۔ تمام انبیاء کی امامت کروانا آپ ﷺ کی قیادت کی علامت تھی۔

2. اسی سفر میں نماز فرض کی گئی، جو کہ بندے اور رب کے درمیان براہِ راست رابطے کا ذریعہ ہے۔ یہ معراج کا سب سے بڑا تحفہ ہے، جو ہمیں روزانہ روحانی معراج حاصل کرنے کا موقع دیتا ہے۔

3. واقعہ معراج ان لوگوں کے لیے ایک آزمائش بھی تھا جو بظاہر ایمان لائے تھے۔ جنہوں نے بغیر سوال کیے ایمان لایا، وہ "صدیق" کہلائے (جیسے حضرت ابو بکر صدیقؓ)۔

4. نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے امت کے لیے بار بار تخفیف کی درخواست کی، جس کے نتیجے میں نمازوں کی تعداد پچاس سے پانچ کر دی گئی، لیکن اجر وہی رکھا گیا۔

5. نبی ﷺ کو جنت اور جہنم کے مناظر دکھائے گئے تاکہ آپ اپنی امت کو ان کی حقیقت سے آگاہ کر سکیں اور ان کے دل میں عمل کی رغبت پیدا ہو۔

سوالات

1. معراج ایک رات کا سفر تھا، لیکن اس کی روحانی گہرائی اتنی بڑی کیوں ہے؟
2. اگر معراج کا واقعہ نماز سے متعلق پیغام نہ لاتا، تو ہماری عبادت کی نوعیت کیا مختلف ہوتی؟
3. معراج کے دوران جنت اور دوزخ دکھانے کا مقصد کیا ہو سکتا ہے؟ اگر آپ کو جنت یا دوزخ کا ایک منظر دکھایا جائے، تو آپ کی زندگی میں کیا تبدیلی آئے گی؟
4. اگر آپ نبی کریم ﷺ کی جگہ ہوتے، تو معراج کے دوران سب سے زیادہ کس چیز سے متاثر ہوتے؟
5. آج کے نوجوان واقعہ معراج سے کون سی عملی ہدایات حاصل کر سکتے ہیں؟

حوالہ جات

احادیث مبارکہ :

صحیح بخاری

صحیح مسلم

سنن ابی داؤد

تفاسیر :

تفسیر ابنِ کثیر، امام عماد الدین ابن کثیر

تفہیم القرآن، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

کتب :

محمد عربی، محمد عنایت اللہ سبحانی

مطالعہ سیرت طیبہ ﷺ، سید عزیز الرحمن

لیکچرر: معلمہ صدف عنبرین